International Journal of Applied Research 2020; 6(7): 322-323

**ISSN Print:** 2394-7500
**ISSN Online:** 2394-5869
**Impact Factor:** 5.2
IJAR 2020; 6(7): 322-323
www.allresearchjournal.com
Received: 04-05-2020
Accepted: 06-06-2020

**Dr. Haidar Ali**
Former Research Scholar, Department of Urdu, J.P. University, Chapra, Bihar, India

**Corresponding Author:**
**Dr. Haidar Ali**
Former Research Scholar, Department of Urdu, J.P. University, Chapra, Bihar, India

# میر کے شعری حزن ویاس

**Dr. Haidar Ali**

## Introduction

میرؔ کے شعری حزن ویاس میں بھی صلاحیت اورکیفیت ہے ۔ اس لیے میر کا غم ،حیات پروراور حیات آفریں بن گیا ،اس سے پستی فکر اورشکست احساس پیدا نہیں ہوتی بلکہ زندگی کے سنگین حالات ومسا یل سے نبردآزما ہونے کے حوصلے کو قوت اوربصیرت ملتی ہے ،اسی لیے میر کے اشعار تڑپاتے ہیں مگر قاری تڑپ کر سرد نہیں ہوتا بلکہ حوصلہ مندی کے ساتھ آگے کی کاوش کرتا ہے ، یہ غم ،حیات مداماں غم۔میر کے شاعرانہ اسلوب کو ایک امتیازی قدر بخشاہے اوراسی خصوصیت نے میرؔ کی شاعری کو عہد جدید کے ذہن وشعور سے بھی پوری طرح ہم آہنگ رکھا ہے ۔
ایک شعر پہ غوروفکر کیجیے۔

شام وقت یاالٰہی یہ کدھر سے آگئی
مرچلے ہم اس بلائے ناگہاں کو دیکھ کر
نہ دن کو ہے سکون نہ ارام سب کو آہ
حالات مرگ اٹھ پہر آئے ہیں نظر

پہلے شعر میں جہاں موت کی خواہش ہے دوسرے شعر میں موت کا خیال آتے ہی ایک خوف طاری ہوجاتا ہے ۔
آتش
آتش نے اپنی غزلوں میں غم والم کو ایک الگ انداز میں پیش کیاہے ، ان کی المیہ شاعری کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ غم میں آہ وفغاں نہیں کرتے ،ان کے یہاں غم میں پریشانی کا احساس نہیں ہوتا غم سے تو ان کی دوستی ہوجاتی ہے وہ غم کے طلب گار نظر آتے ہیں ذیل کے شعر میں اس کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتاہے :

میں وہ غم دوست ہوں جب کوئی تازہ غم ہواپیدا
نہ نکلا ایک بھی میرے سوا امیدواروں میں
ان کے یہاں یاس وانا امیدی کا احساس شدت سے موجود ہے ۔
یاس وحرماں وغم ودرد یہ بڑھ جائیں گے
بے کسی کا نہیں لگنے کا پتہ میرے بعد
جگر ودیدودل کا میں کہوں کا احوال
نامرادان میں سے ہرایک ہے ناشاد ہیں ہم
مزا غم کے کھانے کا جس کو بڑا
وہ اشکوں سے ہاتھ اپنا دھویا کیا
جلا میں شمع کے مانند عمر بھر خاموش
تمام عمر کئی قصہ مختصر خاموش
آتش کے یہاں دوستوں سے بیزاری کا احساس بھی موجود ہے ۔
دوستوں سے اس قدر صدمے ہوئے ہیں جان پر
دل سے دشمن کا عداوت کا گلہ جاتا رہا
ہوئی ہے مردم دنیا کی صورت سے یہ بیزاری

گماں ہوتا ہے اپنے سایہ ہر بھی ہم کو دشمن کا
انہوں نے اپنے پیش رو شعرا کی طرح فنا اوربے ثباتی کا موضوع بھی پیش کیاہے ۔

کون سے دن نئی قبریں نہیں بنتیں اس میں
یہ خرابہ وہی عبرت کا مکاں ہے کہ جو تھا
شام کو آتی ہے وقت صبح کرجاتی ہے کوچ
منزل ہستی کو سمجھے ہے مسافر خانہ شمع

دنیا میں کسی بھی چیز کو ثبات نہیں انسان خاک سے بنا ہے اورایک دن اسی میں مل جائے گا یہ جاننے کے باوجود دل میں ایک خوف بنا رہتاہے وہ ہے خوف مرگ ۔کبھی کبھی کسی بیمارکو دیکھ کر بھی خوف آتا ہے ۔

پیام مرگ سے ہوتی ہے غمگین روح کس خاطر
ملے گا خاک میں وہ جو ہواہے خاک سے پیدا

شاعر نے دلی کو باربار یاد کیاہے کہیں شہر کے اجڑنے کا ذکر ہے کبھی وطن کو چھوڑ نے غم ہوتا ہے جو شاعر کو بے حد عزیز ہے جس کی یاد آج بھی اس کے دل میں پوشیدہ ہے جسے یادکرکے اس کا دل بھر آتا ہے اورہم لکھنئو شہر اسے بے فیض لگتا ہے جس میں اس کا کوئی نہ دوست نہ یاراورنہ غم خوار۔غرض یہ کہ ترک وطن مصحفی کے لیے ایک المیہ ثابت ہوا۔انسان جب حال سے بے زار ہوتو یاد ماضی اسے سکون قلب دیتی ہے ، لیکن کبھی بھی یہ ماضی پرستی دل کو مایوسی کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

نہ چھیڑا ے نکہت باد بہاری رہ الگ اپنی
تجھے اٹکھیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

نکہت باد بہاری کا کام باغ میں اٹکھیلیاں کرناہے ۔نکہت باد بہاری باغ کی سیر اورباغ سے لطف لینے کو ظاہر کرتی ہے لیکن چونکہ یہاں شاعر بیزار بیٹھا ہے ، اس لیے وہ وقت نہ تو باغ کی سیر کرنا چاہتا ہے اورنہ بادبہار کی خوشبو سے لطف حاصل کرنا چاہتا ہے مگر نکہت باد بہاری کا کام چونکہ اٹکھیلیاں کرنا ہے اس لیے شاعر اس سے ناراض ہوکر کہتاہے کہ مجھے نہ چھیڑ۔

بسا نقش پائے رہرواں کوئے تمنا میں
نہیں اٹھنے کی طاقت کیا کریں لاچار بیٹھے ہیں

ہم گزرے ہوئے لوگوں کے پاو ں کے نقش کی طرح تمنا کے کوچے میں پڑے ہیں۔

مجھے رونا آتا ہے شمع سحر پر
کہ بیچاری اب مسقد ہے لفریز

شمع سحر جس کی زندگی صبح ہونے تک ہے یعنی صبح ہوتے ہی وہ بجھ جائے گی جیسے صبح کا وقت نزدیک آتا ہے شاعر کا دل غم سے بھر جاتا ہے ان اشعار میں ایک مایوسی کی کیفیت موجود ہے ۔